قرآنی بیان

نوجوانانِ کربلا کا ذِکرِ خَیر

04-July-2025

(پارہ:2، سورۂ بقرۃ 207)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مَسَاجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
4 جولائی، 2025ء (8 محرم شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:2، سورۂ بقرۃ:207)

نوجوانانِ کربلا کا ذِکرِ خَیر

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی اِستقامت صفحہ:8
✿.. اِیمان کی حلاوت دِلانے والا عمل صفحہ:12
✿.. اَہلِ کربلا کا جذبۂ جاں نثاری صفحہ:14
✿.. حضرت وَہب کی جاں نثاری صفحہ:15

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

عصیاں سے دُور ہونگے جو بھی پڑھیں درود | گھیرے رہے گی اُن کو رحمت درود کی
مقبولیت دُعا کی ہوتی ہے اس کے ساتھ | دیکھی ہے یہ بھی اکثر حکمت درود کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ (پارہ:2، البقرۃ:207)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ کی رِضا تلاش

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 152، حدیث: 907۔

کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! سب جانتے ہیں کہ 10 مُحَرَّمُ الحرام، 61 سنِ ہجری کو کربلا کے میدان میں تاریخِ انسانی کا ایسا دَرْدناک سانحہ پیش آیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اُس روز اَہلِ بیتِ پاک پر ظُلْم کے جو پہاڑ توڑے گئے، آج تک اُن کی کَسَک (دَرْد) دِلوں میں موجود ہے، آج بھی ہم کربلا کے دَردناک واقعات سُنتے ہیں، پڑھتے ہیں ❁ وہ اَہلِ کربلا پر پانی بند کیا جانا ❁ تپتے صحرا پر وَارِثانِ کوثر و سَلْسَبِیْل کا پیاس برداشت فرمانا ❁ حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے گلے مبارک پر لگنے والا وہ تیر ❁ حضرت علی اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا بھری جوانی میں دادِ شُجاعت دیتے ہوئے شہادت کو گلے لگانا ❁ نیک خواتین کا اُس قیامت نُما منظر میں بھی پردہ داری اور حیا کا پاس وخیال فرمانا ❁ آخر امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا دِین کی سربلندی کی خاطِر سَرِ مبارَک کا نذرانہ پیش فرمانا، اُس قیامت نما واقعے کو صَدیاں گزر چکیں، آج بھی اُس کا ذِکْر کرتے، سُنتے، پڑھتے ہیں تو عاشقوں کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں، سینوں سے آہیں بلند ہوتی ہیں، دِل ایک حسرت، مایُوسی اور تمنّا میں ڈوب جاتا ہے کہ کاش! میں وہاں ہوتا، ادب سے سَر کا نذرانہ پیش کرکے اَہلِ بیتِ پاک کی خِدْمت کی سعادت پالیتا۔

ایک آہ بخشش کا سبب بن گئی

علّامہ اِبْنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عَمْرو بن لَیْث رحمۃُ اللہ علیہ کے سامنے ان کی فوج جمع کی گئی، آپ نے اپنی فوج کی کَثْرت دیکھی تو دِل ہی دِل میں ایک غمگین آہ بھری اور کہا: اے کاش! امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شہادت کے وقت کربلا میں

موجود ہوتا، میرے پاس اتنی ہی فوج (*Army*) ہوتی تو میں اپنی جان، اپنی شان و شوکت اور ساری فوج اُن کے قدموں پر قربان (*Sacrifice*) کر دیتا۔[1]

کتابوں میں لکھا ہے: حضرت عَمْرو بن لَیْث رحمۃ اللہ علیہ کی وفات (*Death*) کے بعد کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: وہی ایک خیال جو محبّتِ امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے سبب میرے دِل میں آیا تھا، اسی کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہم سب کو اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی سچی، پکّی، اِیمانی محبّت نصیب فرمائے۔ اللہ پاک ہماری نسلوں (*Generations*) کو بھی صحابہ و اَہْلِ بیت کا سچّا پکّا عاشِق بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

جینا مرنا اُن کی اُلفت میں ہو یا ربّ! اور ہو
قُربِ جنّت میں عطا اَصحاب و اہلِ بیت کا
حَشْر میں مجھ کو شفاعت کی عطا خیرات ہو
واسطہ یا مصطفےٰ! اَصحاب و اَہلِ بیت کا[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَحْض سانحہ یا دَرْسِ زندگی

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا واقعی اِنتہائی دردناک سانحہ ہے مگر ہم اسے صِرْف ایک حادِثے کے طَور پر نہیں دیکھ سکتے، حادِثے دُنیا میں بہت ہوئے ہیں، تاریخ نے بہت سارے دردناک واقعات اپنے صفحات پر سمیٹے ہیں لیکن جس تفصیل کے ساتھ سانحۂ کربلا

1...بستان الواعظین، مجلس فی فضل یوم عاشوراء، عمرو بن لیث، صفحہ:213 ملتقطاً۔
2...مدارجُ النبوہ، قسم اول، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، جز:1، صفحہ:305 خلاصۃً۔
3...وسائلِ فردوس، صفحہ:35 ملتقطاً۔

آج بھی ہمارے دِلوں اور دِماغوں پر چھایا ہوا ہے، ایسا کوئی دوسرا سانحہ نہیں ہے۔ اس سے اِشارہ مِلتا ہے کہ اُس واقعہ کو یاد رکھا نہیں گیا، رکھوایا گیا ہے۔ قُدرت نے اس واقعہ کو کیوں دِلوں میں تازہ رکھا...؟ اس لیے کہ یہ صِرْف سانحہ نہیں...!! سبق ہے۔ گویا یہ ایک دَرْسِ زندگی ہے، جو ہر سال محرَّم شریف میں ہمیں یاد دِلایا جاتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ دیکھو! امامُ الانبیا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک نے زندگی کو کس رنگ میں گزارا ہے، اُس سے سبق سیکھو اور اُس کی روشنی میں اپنی زندگی اُسْتوار کرلو...!!

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

ہم نے شروع میں ایک آیتِ کریمہ سُنی، یہ آیتِ کریمہ ہمیں اِمامِ عالی مقام اور دیگر شہیدانِ کربلا رَضِیَ اللہُ عنہم کے مَقْصَدِ زندگی کا اِشارہ دیتی ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ (پارہ:2، البقرۃ:207) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور لوگوں میں سے۔

یہاں لفظِ مِنْ کا معنیٰ ہے: کچھ۔ تھوڑے۔ یعنی آگے جس مرتبہ ومقام کا ذِکْر آنے لگا ہے، اُس کی تمنّا بہت لوگ کرتے ہیں لیکن عملی طَور پر اس پر پہنچنے والے بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں۔

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوْجِ ثُرَیّا پہ مُقِیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم (1)

وضاحت: یعنی اُونچے رُتبوں تک پہنچنے کے خواب تو سبھی دیکھتے ہیں مگر وہاں تک پہنچنے کے لیے جو قربانیاں دینی پڑتی ہیں، جو محنت لگتی ہے، وہ محنت کوئی کوئی ہی کرتا ہے۔

(1)...کلیاتِ اقبال، بانگِ درا، صفحہ:233۔

وہ کیا مقام ہے جس تک کم لوگ ہی پہنچتے ہیں؟ فرمایا:

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ (پارہ:2،البقرۃ:207)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: (کوئی وہ ہے) جو اپنی جان بیچ دیتا ہے۔

یعنی وہ اُونچا مقام کیا ہے؟ **اپنی جان کو بیچ دینا**۔ ویسے اپنی جان ہر کوئی بیچتا ہے، اس دُنیا میں بڑی سے بڑی، چھوٹی سے چھوٹی کوئی کامیابی پانی ہو بلکہ فضول سے فضول تَرِین بھی کوئی کام کرنا ہو، اس کی بہت بڑی قیمت چُکانی پڑتی ہے، یہاں فارِغ بیٹھنا بھی مُفت نہیں ہوتا، اُس کے لیے بھی انمول تَرِین چیز یعنی اپنی سانسیں لگانی پڑتی ہیں۔ یُوں اپنی جان تو ہر کوئی بیچتا ہے، یعنی اپنی سانسیں ہر کوئی خرچ کرتا ہے، کوئی دُنیا کمانے کے لیے، کوئی دُنیا بنانے کے لیے، کوئی عہدہ و منصب کے لیے، کوئی مال و دولت کے لیے اور کوئی محض فضول میں، اپنی سانسیں تو ہر کوئی خرچ کر رہا ہے۔ یہ جو تھوڑے ہیں، جو اپنی جانیں بیچتے ہیں، یہ کس چیز کے بدلے اپنی جانیں بیچتے ہیں؟ فرمایا:

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ (پارہ:2،البقرۃ:207)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔

یہ اپنی جانیں بیچ دیتے ہیں، مقصد کیا ہوتا ہے؟ اللہ پاک کو راضی کرنا۔

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰۷ (پارہ:2،البقرۃ:207)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا وِیژن، سوچ اور مقصد جو اس پُورے واقعے کے پیچھے کام کر رہا تھا، مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شعر میں

اُس کو بیان کیا، لکھتے ہیں:

مُصطفٰے بائع، خریدار اس کا اللہ مُشتَرِی
خُوب چاندی کر رہا ہے کاروانِ اَہْلِ بیت (1)

وضاحت: یعنی یہ کربلا گویا کہ ایک سودا تھا، اُس میں جو بیچنے والے ہیں، وہ مُصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، خریدنے والی ذات اللہ پاک کی ہے، جو بِکے ہیں، یعنی جنھوں نے اپنی جانیں پیش کی ہیں، وہ اَوْلادِ مصطفٰے ہے۔ اُس عظیمُ الشّان قربانی کے لیے مُصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِنتہائی چہیتے، پیارے اور مَحْبوب تَرِین نَواسے کو پیش کیا، اللہ پاک نے اُس قربانی کو قبول فرما کر سیِّدُ الشُّھدا کا تاج اُن کے سَر پر سجا دیا۔

کس مزے کی لذّتیں ہیں آبِ تیغِ یار میں
خاک و خُوں میں لوٹتے ہیں تشنگانِ اَہْلِ بیت
دولتِ دِیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دُکانِ اَہْلِ بیت
گھر لُٹانا، جان دینا، کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فِدا اے خاندانِ اَہْلِ بیت! (2)

وضاحت: مَحْبوب کی خاطر تیز دھار والی تلوار کے بھی کیا مزے ہیں، اِمام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے جان نثار ساتھی آپ پر جان قربان کرتے ہیں، شہیدانِ کربلا نے اپنی جانیں پیش کر کے دیدار کی عظیم دولت، ربّ کی رِضا پائی ہے، جس سے اہلِ بیتِ پاک کی عظمت، عزّت اور

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:100۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:102، 103 ملتقطًا۔

بھی نمایاں ہوئی، اے خاندانِ اہلِ بیت! آپ پر تمام عالم قربان ہو، ربّ کی بارگاہ میں قربانیاں دینا، اپنا گھر بار لُوٹانا کوئی آپ سے سیکھے۔

اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی اِستقامت

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا میں اُن قربانیوں کا یہ ایک بنیادی تَرین مقصد تھا، کیا؟

اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ (پارہ:2، البقرۃ:207)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔

آپ دیکھئے! حضرت اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے کربلا کی طرف جانے کا اِرادہ فرمایا تو تقریباً ہر شخص ہی اِلتجائیں کر رہا تھا کہ عالی جاہ! وہاں نہ جائیے! حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما جو اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کا انتہائی اَدَب کیا کرتے تھے، اُنہوں نے یہاں تک عرض کر دیا کہ اگر مجھے مَعْلُوم ہوتا کہ میں آپ سے ہاتھا پائی کروں تو آپ رُک جائیں گے تو میں ضرور یہ بھی کر گزرتا مگر آپ کو کوفَہ کی طرف جانے نہ دیتا۔ اس سب کے باوُجُود امامِ عالی مقام، اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبانِ پاک پر ایک ہی بات تھی، آپ نے فرمایا: مجھے خواب میں میرے نانا جان کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک ذِمَّہ داری سونپی ہے، میں یہ ذِمَّہ داری ضرور نبھاؤں گا۔ پُوچھا گیا: کیا ذِمّہ داری ہے؟ فرمایا: یہ راز ہے جو میں جیتے جی کسی کو نہیں بتاؤں گا۔[1]

جس نے حق کربلا میں ادا کر دیا　　اپنے نانا کا وعدہ وفا کر دیا
جس نے اُمّت کی خاطِر فدا کر دیا　　گھر کا گھر سب سپردِ خُدا کر دیا
اُس حسین ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام

1 ...البدایۃ والنہایۃ، السنۃ الستین للہجرۃ، صفۃ مخرج حسین الی العراق، جلد:4، جز:8، صفحہ:559 ملتقطاً۔

ہم حق کے لیے جان دیں گے

اِمامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جب کربلا کی طرف تشریف لے جارہے تھے، راستے میں آپ کو گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے ہی ذرا سی اُونگھ آگئی، آنکھ کھلی تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہم اللہ پاک کے ہیں، اسی کی طرف لوٹنا ہے اور سب تعریفیں اللہ رَبُّ العالمین ہی کے لیے ہیں۔

2، 3 مرتبہ یُوں ہی ہوا، آپ کو اُونگھ آئی، جاگے تو یہی کلمات دُہرائے۔ یہ مُعَاملہ دیکھا تو آپ کے شہزادے حضرت علی اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قریب حاضِر ہوئے، عرض کیا: بابا جان...! میری جان آپ پر فِدا ہو، کیا مُعَاملہ ہے؟ فرمایا: بیٹا! مجھے اُونگھ آگئی تھی، میں نے دیکھا: ایک شخص گھوڑے پر سُوار ہے، کہہ رہا ہے: لوگ سَفَر کر رہے ہیں اور موت ان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس سے میں نے جان لیا کہ (وہ شہادت جس کی خوشخبری بچپن ہی سے سُنائی جاچکی ہے، اس) شہادت کا وقت آپہنچا ہے۔ حضرت علی اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: بابا جان! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا: خُدا کی قسم! ہم حق کے رستے پر ہیں۔ عرض کیا: بابا جان...!! پھر کوئی مسئلہ نہیں۔ ہم حق کی راہ میں جان دینے پر راضِی ہیں۔[1]

اَللّٰہُ اکبر! کیسے نِرالے جذبات ہیں۔ یہ گفتگو جو باپ بیٹے کے درمیان ہوئی، آپ ذرا غور فرمائیے! اسی قسم کی باتیں صدیوں پہلے بھی باپ بیٹے کے درمیان ہوئی تھیں، حضرت اِبراہیم علیہ السَّلام نے جب اپنے شہزادے حضرت اِسماعیل علیہ السَّلام سے کہا تھا: بیٹا! میں نے خواب دیکھا کہ تمہیں راہِ خُدا میں قربان کر رہا ہوں۔ عرض کیا: بابا جان...!! جو حکم ہے کر

1...تاریخِ طبری، ثم دخلت سنۃ احدی وستین...الخ، جلد:3، صفحہ:309۔

گزریئے! مجھے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! صبر کرتا ہی پائیں گے۔

آج صَدیاں گزر گئیں، انہی اِبراہیم علیہ السّلام کی اَوْلاد میدانِ کربلا کی طرف بڑھ رہی ہے، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ اُسی جذبہ کے ساتھ فرماتے ہیں: بیٹا! بتایا گیا ہے کہ ہم موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بیٹا عرض کرتا ہے: بابا جان...!! فِکْر مت کیجئے! جب ہم حق پر ہیں تو خوشی سے موت کو گلے لگالیں گے۔

امامِ عالی مقام اور مقامِ رضا

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اور بات پر بھی غور فرمائیے! خواب میں اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کو بتایا گیا کہ موت قریب ہے، آپ لوگ شہادت کی طرف بڑھ رہے ہیں، اِس پر اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے جو جملہ کہا، فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن سب تعریفیں اللہ رَبُّ العالمین کے لیے ہیں۔

آپ ذرا اِس جذبے پر غور فرمائیں، بچے ساتھ ہیں، پَردہ دَار بیبیاں ساتھ ہیں، آیندہ جن مشکلات کا سامنا ہونے والا ہے، اُن مشکلات کا تصوُّر بھی پیشِ نظر ہو گا، اِس سب کے باوُجود اِمامِ عالی مقام، اِمامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے شِکْوہ تو کیا کرنا تھا، دِل میں کوئی خدشہ یا خوف تو کیا لانا تھا، اللہ پاک کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

یہ مِزاح کا وقت نہیں ہے...!!

یہ جو کیفیت تھی، یعنی مشکل سامنے نظر آرہی ہے، اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کر رہے ہیں، یہ کیفیت صِرْف اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی نہیں تھی، سب اَہْلِ کربلا اسی کیفیت میں تھے۔ **روایات میں ہے:** 10 **مُحَرَّمِ شریف** کی صُبْح جب بس لڑائی شروع ہونے ہی والی تھی،

اس سے کچھ دَیر پہلے **حضرت عبدُالرحمٰن بن عبدُالرَّبّ** اور **حضرت بَرِیْر ہَمْدَانی** رَحمۃُ اللہِ علیہما ایک ساتھ کھڑے تھے، حضرت بَرِیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت عبدُالرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ خوش طبعی والی باتیں شروع کر دِیں۔ حضرت عبد الرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بَرِیر! یہ کونسا وقت ہے ایسی باتیں کرنے کا...؟ فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میں سنجیدہ آدمی ہوں لیکن خُدا کی قسم! **اس وقت میں بہت خُوش ہوں، ابھی بَس کچھ ہی دَیر بعد شہادت نصیب ہو گی اور ہم جنّت میں پہنچ جائیں گے۔**[1]

اللہُ اکبر! کیا نِرالے جذبات ہیں۔ سامنے 22 ہزار کا لشکر ہے، شہادت بالکل یقینی ہے، 3 دِن سے پانی بند ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے کھڑی ہیں، بعض لوگ واقعۂ کربلا بیان کرتے ہوئے کربلا والوں کو بہت ہی لاچار، انتہائی بےبَس بنا کر دکھاتے ہیں، جبکہ حالت کیا تھی؟ یہ خوش نصیب اللہ پاک کی رضا میں راضِی اور دِل سے خُوش تھے، آپس میں خوش طبعی کر رہے تھے اور خوشی کِس بات کی تھی...!! عنقریب شہادت نصیب ہو گی، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ پر جان قربان کرنا نصیب ہو گا اور ہم مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے جنّت میں پہنچ جائیں گے۔

یہ غازی یہ تیرے پُراَسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خُدائی
دونیم اُن کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالَم سے کرتی ہے بیگانہ دِل کو
عجب چیز ہے لذّت آشنائی
شہادت ہے مَطلُوب و مَقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت، نہ کِشوَر کُشائی

***

1 ...تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:318 خلاصۃً۔

کشادِ دَرِ دِل سمجھتے ہیں اُس کو | ہلاکت نہیں موت اُن کی نظر میں[1]

آپ بھی راضی بہ رِضا رہیے!

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا والوں کے اس نِرالے انداز میں ہمارے لیے بھی دَرْس ہے، یقیناً جو مشکلات اُن پر آئیں، اُن کا کمال صبر تھا، ہم نے تو زِندگی میں ایسی تکلیفوں کا کبھی مُنہ تک نہیں دیکھا ہو گا مگر اَفسوس! ہمارے ہاں لوگ صبر نہیں کرتے ❁ ہمارے ہاں تو ایک گلاس ٹوٹ جائے تو ہم غُصّے سے لال پیلے ہو جاتے ہیں ❁ اچانک بجلی (*Electricity*) بند ہو جائے تو بُڑ بُڑانے لگتے ہیں ❁ گاڑی پنکچر (*Puncture*) ہو جائے تو ہم سے برداشت نہیں ہوتا ❁ سردی زیادہ ہو جائے ❁ گرمی زیادہ ہو جائے ❁ معمولی سا بخار آ جائے ❁ صِرف ایک دِن دُکان کی آمدن (*Income*) کم ہو جائے ❁ تنخواہ (*Salary*) لیٹ ہو جائے تو ہمارے دِل میں وسوسے آنے لگتے ہیں، زبان پر شکوے آ جاتے ہیں۔

اللہ! اللہ! یہ کیسے عظیم لوگ تھے، مشکلات ایسی کہ شاید دُنیا میں کسی پر نہ آئی ہوں، حالت یہ ہے کہ مسکرا رہے ہیں، اللہ پاک کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ رَاضی میں سُکھ نُوں چُلھے پاوَاں

وضاحت: یعنی اگر میرے دُکھی ہو جانے سے میرا رَبّ راضی ہوتا ہے تو مجھے سُکھ کی کوئی حاجت نہیں، مجھے یہ دُکھ ہی قبول ہے۔

اِیمان کی حَلاوت دِلانے والا عمل

رسولوں کے تاجدار، مکی مَدَنی سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ

1 ...کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، صفحہ: 432 ملتقطاً۔

مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا یعنی جو اللہ پاک کے ربّ ہونے، اِسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اُس نے ایمان کی حلاوَت کو پالیا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ جو اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہو جائے، اُس کا ایمان کامِل ہو جاتا ہے اور وہ اِیمان کی مٹھاس پالیتا ہے۔ اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہو جانے کا کیا مطلب ہے؟ یہی کہ وہ ہمارا رَبّ ہے، اُس نے ہمارے حق میں جو چاہا فیصلہ فرمایا، ہم اسی پر ہنسی خوشی راضی ہیں۔

وہ کوئی اور رَبّ ڈھونڈے

ایک حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میں ہی اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پَس ❁ جو میری (دی ہوئی) مصیبت پر صبر نہ کرے ❁ میری نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے اور ❁ میری تقدیر پر راضی نہ ہو، اسے چاہئے کہ میرے سِوا کوئی اَور رَبّ تلاش کرلے۔(2)

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! دیکھئے! کیسا جھنجھوڑنے والا کلام ہے، جو بندہ اللہ پاک کی تقدیر پر، اُس کے فیصلوں پر راضی نہیں رہتا، اسے گویا دُھتکارا جارہا ہے، اُسے بتایا جارہا ہے کہ وہ بندہ کہلانے کا حق دار ہی نہیں ہے۔ اَصل میں **بندہ** تو وہی ہے جو رَبِّ کریم کے فیصلوں پر راضی رہتا ہے۔

کس کے دَر پر میں جاؤں گا مولیٰ | گر تُو ناراض ہو گیا یارب!

---

1 ...ترمذی، کتاب الایمان، صفحہ:618، حدیث:2623۔

2 ...معجم کبیر، جلد:9، صفحہ:316، حدیث:18254۔

اَہلِ کربلا کا جذبۂ جاں نثاری

پیارے اسلامی بھائیو! اَہلِ کربلا وہ ہیں، جنہوں نے اپنی جانوں کا سَودا کیا، کس کے بدلے؟ اللہ پاک کی رِضا کے بدلے۔ یہ خوش نصیب اُس سَودے پر کتنے راضِی تھے...!! مزید روایات سنیئے!

عاشُورا کی رات جو اَہلِ کربلا کی میدانِ کربلا میں آخری رات تھی، اگلی صبح یزیدیوں کے ساتھ لڑائی ہونی تھی، اُس رات کو اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے سب کو جمع کیا اور فرمایا: یزیدیوں کو مسئلہ مجھ سے ہے، میں تم سب سے راضِی ہوں، سب رات کے اندھیرے میں جان بچا کر نکل جاؤ! اس پر سب نے یہی عرض کیا: اے اِمامِ عالی مقام! ہم آپ کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔ **حضرت زُہَیر بَجَلی رَضِیَ اللہُ عنہ** جو اُس لشکر میں شامِل تھے، اُس موقع پر آپ نے جو اَلفاظ کہے، بڑے کمال کے ہیں۔ عرض کیا: اے شہزادۂ مُصطفےٰ! آپ نے جو کہا، ہم نے سُن لیا۔ خُدا کی قسم! اگر بالفرض یہ دُنیا فانِی نہ ہوتی، ہمیشہ رہنے کی ہوتی اور ہم بھی فانِی نہ ہوتے، ہمیشہ ہی اس دُنیا میں رہنا نصیب ہو جاتا مگر اس ہمیشہ کی دُنیا میں ہمیشہ کی زندگی میں آپ کا ساتھ نہ ہوتا تب بھی ہم آپ کے ساتھ رہ کر شہید ہو جانا پسند کرتے۔[1]

حضرت سعید بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: خُدا کی قسم! ہم آپ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ خُدا کی قسم! اگر یُوں ہوتا کہ میں شہید ہوتا، پھر زندہ کیا جاتا، پھر زندہ ہی کو جَلا دیا جاتا، پھر میری راکھ بکھیر دی جاتی، یہی عمل میرے ساتھ 70 مرتبہ کیا جاتا، تب بھی میں آپ کے ساتھ رہ کر ان سب مشکلات کو برداشت کرنے کے لیے تیار تھا۔ جب میں

1 ... تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:307۔

70 مرتبہ شہید ہونے کو تیار ہوں، پھر یہ تو صِرف ایک مرتبہ کی شہادت ہے، اس کے بعد آخرت میں ہمیشہ کی عزّتیں ہیں، جو کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ (1)

کاش! ہم کچھ کر پاتے

حضرت سَیف بن حارِث اور مالِک بن عَبْد رَضِیَ اللّٰہ عنہما۔ یہ دونوں چچازاد بھائی تھے۔ 10 محرّم کو جب لڑائی شروع ہو چکی تھی، یزیدی فوجی اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے قریب آنے کی کوشش کر رہے تھے، یہ دونوں بھائی اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہ عنہ کے قریب آئے، دونوں رَو رہے تھے۔ اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عنقریب شہادت ہو گی، پھر جنّت ہے۔ عرض کیا: عالی جاہ! ہم اپنی جان کے لیے نہیں رَو رہے، اللہ پاک ہمیں آپ پر فِدا کر دے، مسئلہ یہ ہے کہ دُشمن آپ کے قریب آنے کی کوشش میں ہے اور ہم کچھ کر نہیں پا رہے۔ (2)

حضرت وَہب کی جاں نثاری

حضرت وَہب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بنو کَلْب قبیلے کے نوجوان تھے، والِد صاحِب وفات پا چکے تھے، بُوڑھی، بیوہ ماں کے اِکلوتے بیٹے تھے، نئی نئی شادِی ہوئے صِرف 17 دِن ہی گزرے تھے، ایک دِن اَمّی جان روتے ہوئے ان کے پاس آئیں، فرمایا: بیٹا! تُو میری آنکھوں کا نُور ہے، مجھے تیری جُدائی برداشت تو نہیں مگر آج وقت قربانی کا ہے، کربلا کے میدان میں نواسۂ رسول صبر و اِستقامت کا اِمتحان دے رہے ہیں، میری خواہش ہے کہ تُو بھی اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر جان قربان کرے۔

---

1 ... تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:316۔
2 ... تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:328۔

ہونہار بیٹے نے ماں کی فرمائش پر فوراً لَبَّیْك کہا، نئی نَوَیلی دُلہن کو اپنے نیک اِرادے سے خبر دار کیا اور میدانِ کربلا کی طرف روانہ ہوگئے۔ اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خِدمت میں سلام پیش کیا اور وقت آنے پر اِجازت لے کر میدان میں اُتر گئے۔

اللّٰہُ اکبر! نوجوان خُونِ محبّتِ اَہْلِ بیت اور شوقِ جنّت سے سرشار تھا، یزیدی ظالِم سامنے آتے جاتے ہیں، حضرت وَہب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ انہیں گاجَر مُولی کی طرح کاٹتے جاتے ہیں، آخر سیاہ دِل یزیدیوں نے آپ پر ایک دَم سے حملہ کیا، آپ زخموں سے چُور ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، فوراً ہی ایک ظالِم یزیدی نے آگے بڑھ کر آپ کا سَر تَن سے جُدا کر دیا۔ آپ کا سَر آپ کی اَمِّی جان نے اپنی جھولی میں رکھا، پیار کیا اور کہا: بیٹا! اب تیری ماں تجھ سے راضی ہوئی، پھر آپ کی نئی دُلہن کی گود میں سَر رکھا گیا، دُلہن نے اسی وقت جُھرجُھری لی اور اُن کی بھی رُوح پرواز کر گئی۔[1]

سُرخروئی اسے کہتے ہیں کہ راہِ حق میں | سر کے دینے میں ذرا تو نے تَاَمُّل نہ کیا

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اہلِ بیت اَطْہار رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی محبّت اور جذبۂ شہادت بھی کیسی عظیم نعمت ہے، صرف 17 دِن کا دُولہا میدانِ کربلا میں دُشمنوں کے لشکرِ جرّار سے تَنِ تنہا ٹکرا گیا اور جامِ شہادت پی کر جنّت کا حقدار ہو گیا۔

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام | فاطمہ زَہرا کے پیاروں کو سلام
یا حُسین ابنِ علی مُشکل کُشا | آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام
اَکبَر و اَصغَر پہ جاں قربان ہو | میرے دِل کے تاجداروں کو سلام

[1] ...سوانح کربلا، صفحہ: 141 تا 146 خلاصۃً۔

جس کسی نے کربلا میں جان دِی	ان سبھی اِیمان داروں کو سلام
رحمتیں ہوں ہر صحابی پر مُدام	اور خصوصاً چار یاروں کو سلام
جو حسینی قافلے میں تھے شریک	کہتا ہے عطّاؔر ساروں کو سلام[1]

تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! یہ ہیں کربلا کے عظیم جاں نثار۔ کیسے نِرالے جذبات رکھتے تھے، کیسی نِرالی ایمانی سوچ تھی، یہ لوگ اللہ پاک کی رِضا پانے اور اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے قدموں پر جان قربان کرنے کی خاطِر کتنے پُرجوش تھے، کس خوشی اور جذبۂ شکر کے ساتھ جانیں قربان کر رہے تھے۔

آہ! ایک ہم ہیں، اَفسوس! ہمارے ہاں **تو کھاؤ، پیو اور جان بناؤ** کا نعرۂ بے جا ہی زندگی کا معیار رہ گیا ہے۔ وہ عظیم لوگ جذبۂ اِیمانی سے سَرشار تھے، اب زیادہ تَر مسلمان کمزوریٔ اِیمان کا شکار ہیں، اُن کے پیشِ نظر ہر دَم اللہ و رسول کی رِضا تھی، آج مسلمانوں کی اکثریت دُنیا کی محبّت میں غرق ہوتی جا رہی ہے، وہ اعلیٰ کردار کے مالِک تھے مگر ہم تو بس گفتار کے غازی (یعنی باتوں کے دلیر) رہ گئے ہیں۔

کتنے سارے نوجوان ہیں، اُن سے پوچھو: آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ❁ کوئی کہے گا: بڑا آدمی بننا ❁ کوئی کہے گا: پیسا کمانا ❁ کوئی کہے گا: گاڑی بنگلہ خریدنا۔ اللہ پاک کو راضی کرنے کی جانِب تو تَوَجّہ ہی نہیں رہی۔ اے کاش! ہماری زندگی کا مقصد بھی اللہ پاک کو راضی کرنا بن جائے۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 605 تا 607 ملتقطاً۔

سب سے بڑی نعمت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ (پارہ:10، التوبہ:72)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔

معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے، یہ مِل گئی تو سب کچھ مِل گیا، یہ نہ ملی تو چاہے ہم پُوری دُنیا کے بادشاہ بھی بن جائیں، آخر ذِلّت ہی ذِلّت ہے۔

نیک مقصد اپنا لیجئے!

کاش! کربلا والوں سے سبق سیکھیں، جیسے اُنہوں نے اللہ پاک کی رضا پانے کی خاطِر انتہائی سخت مشکلات جھیل لیں، جانوں کی بازیاں لگادیں ❁ ہم بھی سنجیدگی کے ساتھ اپنا جائِزہ لیں ❁ دُنیا، یہاں کی دولت، عہدے اور منصب وغیرہ پھندوں سے نکلیں ❁ بڑی سوچ اپنائیں، کاش! ہماری زندگی کا یہ مقصد بن جائے جو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ العالیہ نے عطا فرمایا کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!۔ اگر ہم نے اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت میں ڈُوب کر اِس دِینی کام کا بیڑا اُٹھالیا تو اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پیار کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دونوں جہاں میں بَیڑا پار ہو گا۔

قافلوں کے مسافِر بن جائیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی بھی شہدائے کربلا کی یاد مناتی ہے مگر اللہ پاک کے فضل سے ہمارا انداز جُدا ہے ❁ ہم کربلا والوں کی یاد میں اُن کی

سیرت پر عَمَل کرتے ہوئے قافِلوں میں سَفَر کرتے ہیں ❁ اُن کا فیضان پانے کے لیے گھروں سے نکلتے ہیں ❁ دِینِ خُدا کی خِدْمت کی خاطِر گاؤں گاؤں، شہر شہر، مسجد مسجد پہنچ کر نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں ❁ بے نمازیوں کو نمازوں کی دعوت پیش کی جاتی ہے ❁ عِلْمِ دِین سیکھا، سکھایا جاتا ہے ❁ سُنّتیں عام کی جاتی ہیں۔ آپ بھی اس دِینی کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! کربلا والوں کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، اللہ پاک کی رضا پانے کی خاطِر دِین کی خِدْمت کے لیے قافلوں کے مسافِر بن جائیے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین ودُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

قافلے میں شفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں **تربیتی کورس** کے لیے آیا ہوا تھا، اُس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً 4 بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک درد اُٹھا، دَرد اس قَدَر شدید تھا کہ 17 اِنجکشن (*Injection*) لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتِماع کے لیے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات 10 بجے پھر دَرْد شروع ہوا مگر اجتِماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دُعا کے وَقْت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے 13 اِنجکشن(*Injection*) لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ 3، 4 ٹیکے لگتے۔ ڈِرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں ہسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں

کی تربیت کے قافلے میں 12 دن کے لیے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہت روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے قافلے کا مسافِر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے سُوئی آکر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپَس آگئے۔ اَلحمدُلِلّٰہ! قافلے کی بَرَکت سے دَرْد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں اور اَلحمدُلِلّٰہ! تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے قافلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نصیب ہو گیا۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

دردِ سر ہو، اگر دُکھ رہی ہو کمر
دَرْد دونوں مِٹیں، قافلے میں چلو

ہے طلب دِید کی، دِید کی عید کی
کیا عَجَب وہ دِکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: ***Mahanama Faizan e Madina*** ماہنامہ فیضان مدینہ۔ اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (***Options***) موجود ہیں: ❁ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی ***PDF*** فائلز ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (***Articles***) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی اور شیئر بھی کیا جاسکتا ہے ❁ سرچ آپشن جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❁ تمام مضامین موضوعات

کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: قبر کی بے ادبی و پامالی ناجائِز و گُناہ ہے۔

وضاحت: مُحَرَّم شریف کا مہینا ہے، اس مہینے میں بالخصوص 10 محرم کو عموماً لوگ قبرستان جاتے ہیں، اچھی بات ہے، جانا چاہئے، عِبْرت و نصیحت کے لئے قبرستان جانا سُنّت سے ثابِت ہے۔ البتہ قبرستان کے آداب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے ❁ قبر پر پاؤں رکھنا، اس پر بیٹھنا ناجائِز و گُناہ ہے[1] اس سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے۔ **ایک روایت میں فرمایا:** مُردے کو قبر میں اس بات سے تکلیف ہوتی ہے، جس سے گھر میں تکلیف پہنچتی تھی۔[2] مثلاً کسی پر پاؤں رکھیں تو اسے تکلیف ہو گی، یونہی قبر پر پاؤں رکھیں تو اس سے بھی مُردے کو تکلیف ہو گی ❁ بعض دفعہ قبرستان میں نیا راستہ نکال دیا جاتا ہے، علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس پر چلنا حرام ہے۔[3] ❁ اندر جانے کے لئے راستہ نہ ہو اور قبر تک جانے کے لئے قبروں پر سے

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 436 خلاصۃً۔
2 ...مسند الفردوس، جلد: 1، صفحہ: 199، حدیث: 754۔
3 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 443 بتغیر قلیل۔

گزرنا پڑے تو جانا منع ہے، حکم ہے کہ باہَر ہی کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نافرمان بچے کو نیک بنانے کا روحانی عِلاج

یَا شَھِیْدُ (اے ظاہِر و باطن سے واقف)

جو کوئی صُبح سورج نکلنے سے پہلے 21 بار نافرمان بچہ یا بچی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے یَا شَھِیْدُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ بچّہ یا بچّی نیک بنے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...بہارِ شریعت، حصہ:4، صفحہ:848 خلاصۃً۔
2 ...اللہ پاک کے 99 ناموں کی برکتیں، صفحہ:7۔